نمبر ۱۷ | قادیان دارالامن والامان مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۸۹۹ء مطابق ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ | جلد ۳

خطبہ عید اضحیٰ

جو مولانا مولوی نور الدین صاحب نے سورہ کوثر کی مختصر سی جامع تفسیر پڑھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔

یہ ایک مختصر سی سورۃ ہے اور اس مختصر سی سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان پیشگوئی بیان فرمائی ہے جو [illegible] ہے۔ پھر اس کے پورا ہونے پر شکریہ میں مخلوق الٰہی کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے اسکا ارشاد کیا۔ وہ پیشگوئی کیا ہے؟ انا اعطیناک الکوثر تجھے ہم نے جو کچھ دیا ہے بہت ہی بڑا دیا ہے۔ عظیم الشان خیر [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن نبوت دیکھو تو قیامت تک وسیع کسی دوسرے نبی کو اسقدر وسیع وقت نہیں ملا یہ کثرۃ تو بلحاظ زمان ہوئی۔ اور بلحاظ مکان یہ کثرۃ

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

میں ظاہر فرمایا کہ میں سارے جہان کا رسول ہوں یہ کوثر مکان کے لحاظ سے عطا فرمائی۔ کوئی آدمی نہیں ہے جو یہ کہہ سکے کہ مجھے احکام الٰہی میں آپ کی رسالت پناہی کی ضرورت نہیں۔ کوئی صوفی کوئی مست قلندر۔ ایک مرد یا کوئی عورت کوئی ہو اس کو مستثنیٰ نہیں ہو سکتے۔ اب کوئی وہ خضر نہیں ہو سکتا جو لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا بول اٹھے۔ یہ وہ موسیٰ ہے جس سے کوئی الگ نہیں ہو سکتا۔ کوئی آدمی مقرب ہو نہیں سکتا جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع نہ کرے۔

کتاب میں وہ بھی کر [illegible] عنایت کی کہ فیہا کتب قیمۃ [illegible] دنیا کی سچائیاں اور [illegible] سب کی سب قرآن مجید میں موجود ہیں۔

ترقی مدارج میں وہ کوثر اکہ جبکہ یہ بھی بات ہے اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ۔ پھر دنیا بھر کے نیک اعمال پر نگاہ کرو جبکہ ان کے دال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو ان کے جزائے نیک آپ کے اعمال میں شامل ہو کر کیسی ترقی مدارج کا موجب ہو رہی ہیں۔ اعمال میں دیکھو! اتباع۔ فتوحات عادات علوم اخلاق میں کس کس قسم کی کوثر عطا فرمائی ہیں۔

استحکام و حفاظت مذہب کے لئے دیکھو مختلف مذاہب دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ دار خود ان لوگوں کو بنایا۔ مگر قرآن کریم کی پاک تعلیم کے لئے فرمایا اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ یہ کیا کوثر ہے!!! اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حمایت و حفاظت اور نصرت کے لئے تائیدیں فرمائیں اور مخلص بندوں کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ جو اپنے کمالات اور تعلقات الٰہیہ

کوئی اس کی طاقت نہ رہی تھی جیسے خدا پر قربان کیا ہو نہ صرف اپنی بلکہ اولاد کی بھی یہ عید کا دن ابراہیم کی قربانی اور مفاخر قومی کا ہے۔ جیسے عرب کے لوگ قبل اسلام بزرگوں کے تذکرے یاد کر کے فخر کیا کرتے تھے۔ اس میں خدا کا ذکر کرو جیسے فرمایا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ۔ خدا کی یاد میں فربہ کرتے ہیں۔ خدا کے حضور ساری قوتوں کو قربان کرنے کے لئے خرچ کرو پھر دیکھو کہ تمہارے کام کیا پھل لاتے ہیں۔

انسان خوشحالی چاہتا ہے اور دشمنوں کی ہلاکت خدا طیار ہے گر **قربانی چاہتا ہے۔**

اولاد پر ہونے دکھاؤ جیسے اسمٰعیل نے دکھایا۔ پس سچے انسان بنو پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تم کو کس طرح کی کوثر دیتا ہے اور تمہارے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

مکتوبات امام آخر الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

علیٰ رسولہ

الکریم

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنمخدوم کے دو عنایت نامے پے در پے پہنچے۔ باعث مسرت اور خوشی کا ہوا۔ آپ کی کوششوں سے بار بار دل خوش ہوتا ہے اور بار بار دعا آپ کے لئے اور آپ کے معاونوں کے لئے دل سے نکلتی ہے۔ خداوند کریم نہایت مہربان ہے۔ اس کے تفضلات سے بہت سی امیدیں ہیں۔ اس کی راہ میں کوئی محنت ضائع نہیں ہوتی۔ آپ نے لکھا تھا کہ ایک شخص نے فیروزپور میں اعتراض کیا ہے کہ رسول مقبول نے سیر ہو کر بھی کھایا ہے۔ لیکن اس بزرگ نے اس عاجز کی تقریر کا منشا نہیں سمجھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سیر ہونے کے معنی سمجھے ہیں۔ طیبین اور طاہرین کا سیر ہو کر کھانا اس قسم کا سیر ہونا نہیں ہے جو ان لوگوں کا ہوا کرتا ہے جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایسے کھاتے ہیں جیسے چارپائے کھایا کرتے ہیں اور آگ ان کا ٹھکانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی وقت سیر ہو کر کھانا اور ہی نوعیت رکھتا ہے۔ اگر اس سیری کو ان لوگوں کی طرف نسبت دی جاوے جن کا اصل مقصد اختلاط اور تمتع ہے اور جن کی نگاہ میں نفسانی شہوات کے استیفا تک محدود ہیں تو اس سیری کو ہم ہرگز سیری نہیں کہہ سکتے۔ سیری کی تعریف میں پاکوں اور مقدسوں کی اصطلاح اور ناپاکوں اور شکم پرستوں کی اصطلاح الگ الگ ہے اور پاک لوگ اسی قدر غذا کھانے کا نام سیری رکھ لیتے ہیں کہ جب تک عجلت جوع دور ہو جائے اور حرکات و سکنات پر قوت حاصل ہو جائے۔ غرض مومن کی سیری یہی ہے کہ اس قدر غذا کھائے جو اس کی پشت کو قائم رکھے۔ اور حقوق واجبہ ادا کر سکے۔ پس جو سید المومنین ہے اس کی سیری کا قیاس عام لوگوں کی سیری پر قیاس مع الفارق ہے۔ اسی طرح بہت لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عظیم کو نہیں سمجھا اور الفاظ کے مورد استعمال کو ملحوظ نہیں رکھا اور اپنے تئیں غلطی میں ڈال لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی وقت یہ فرمانا کہ میں سیر ہو گیا ہوں ہرگز اس قول کا مرادف نہیں کہ جو دنیا داروں کے منہ سے نکلتا ہے جنہوں نے اصل مقصد اپنی زندگی کا کھانا ہی سمجھا ہوا ہوتا ہے۔

غرض پاکوں کا کام اور کلام پاکوں کے مرتبہ عالیہ کے موافق سمجھنا چاہئے اور ان کے امور کو دوسروں پر قیاس کرنا سخت غلطی ہے وہ درحقیقت اس عالم سے باہر ہوتے ہیں۔ گو بصورت اسی عالم کے اندر ہی ہوں۔

اور میرا مراد خان صاحب کی کوشش سے طبیعت بہت خوش ہوئی خدا ان کو جزائے خیر بخشے۔ کتاب سات سو ۷۰۰ جلد چھپی ہے لیکن اب میری تجویز یہ ہے کہ بیس جلد چھپے تو بہتر۔

منشی فضل رسول صاحب کا خط پہنچے

پڑھا منشی صاحب کے پاس جو یہ بیان کیا ہے کہ وید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے انہوں نے بہت ہی دھوکا کھایا۔ وید میں تو خدا کا بھی اس کی شان کے لائق ذکر نہیں چہ جائیکہ اس کے رسول کا بھی ذکر ہو جن باتوں سے وید بھرا ہوا ہے وہ آتش پرستی اور شمس پرستی اور اندر پرستی وغیرہ ہے اور مدار المہام تمام دنیا کا انہیں چیزوں کو وید نے سمجھا ہے اور انہیں کی پرستش کے لئے وید نے ترغیب کی ہے اور کئی دفعہ اس عاجز کو نہایت صفائی سے الہام ہوا ہے کہ وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے اور وید کا ایک حصہ ترجمہ شدہ اس عاجز کے پاس موجود ہے اور پنڈت دیانند کے وید بھاش میں سے بھی سنتا رہا ہوں اور جو کچھ اردو میں وید بھاش لکھا گیا وہ بھی دیکھتا رہا ہوں اصل حقیقت یہ ہے کہ وید کوئی ایسی عجیب چیز نہیں ہے جس کی حقیقت پوشیدہ ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اظہر من الشمس ہے۔ ویدوں کی ظلمت بیان کی محتاج نہیں اور یہ تحقیق ہو چکا ہے کہ ان میں کسی قسم کی پیشگوئی نہیں۔ اور نہ کسی معجزہ کا ذکر ہے۔ جہاں تک دریافت ہوا ہے وید کی یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ وہ کسی پرانے زمانہ کے شاعروں کے شعر ہیں کہ جو مخلوق چیزوں کی تعریف میں بنائے ہوئے ہیں۔ ابتدا میں جب یہ کتاب چھپنی شروع ہوئی تو اسلامی ریاستوں کی توجہ اور مدد کے لئے لکھا گیا تھا بلکہ کتابیں بھی ساتھ بھیجی گئی تھیں لیکن سوائیں سے صرف نواب ابراہیم علیخان صاحب

… اور محمود خان صاحب رئیس
چھتاری اور مدار المہام جوناگڑھ نے کچھ مدد
کی تھی دوسروں سے اول تو جواب ہی نہیں ملا
اور اگر کسی نے کچھ وعدہ بھی کیا تو اس کا ایفا
نہیں کیا۔ بلکہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے
بھوپال سے ایک نہایت مخالفانہ خط لکھا آپ
ان ریاستوں سے ناامید رہیں اور اس
کام کی امداد کے لئے مولیٰ کریم کو کافی سمجھیں۔
الیس اللّٰہ بکاف عبدہ اور
میں آپ کو یہ بھی تحریر کرتا ہوں کہ جو شخص اپنی
رائے کے موافق کتاب کو واپس کرے
یا اپنی منظوری نہ کرے یا کتاب یا کتاب کی مولف
کی نسبت کچھ مخالفانہ رائے ظاہر کرے اسکو
بکمال ادب اپنے حسن ظن سے محروم نہ کریں۔ ۱۲ رجب
۱۳۰۲ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۸۸۵ء

کلمات طیبات امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی
عزت کرے۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کیطرف کی منہ
کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کیطرف سے خدا کی
خوشبو آتی ہے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے
کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف
رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں
آسکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم موجود ہیں مگر وہ انکی زیارت نہیں کر سکتے
صرف اپنی والدہ کی خدمت گذاری اور فرمانبرداری میں
پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو
السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی یا
اویس کو یا مسیح کو یہ ایک عجیب بات ہے۔ جو
دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ
نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے
ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں
مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو
فرشتے چرایا کرتے ہیں ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے
والدہ کی خدمت میں اسقدر سعی کی اور پھر یہ
قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ
کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام
ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں چوہڑے
چمار بھی کم لیتے ہوں گے۔ ہماری تعلیم کیا ہے؟
صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے اگر کوئی میرے ساتھ
تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ
ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے؟
ایسے نمونوں سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے
اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں
جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے۔ میں
تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی
خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی
کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری
کے رنگ میں خدا رسول کے فرمودہ پر عمل
کرنے کو طیار ہو جاؤ۔ بہتری اسی میں ہے
ورنہ اختیار ہے ہمارا کام صرف نصیحت کرنا
ہے۔ (۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء یوم عید ضحیٰ)

(مندرجہ بالا تقریر حضرت اقدس نے ایک
نوجوان کو اپنی والدہ کی تعظیم اور ادب عزت
کرنے کی غرض سے اس وقت فرمائی تھی
جبکہ آپ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر گھر کو تشریف
لا رہے تھے اور عین اس موقع پر جو چھوٹی
مسجد کی سیڑھیوں کا دروازہ ہے کھڑے
ہو کر ارشاد فرمایا۔ ایڈیٹر)

عربی سیکھو انگریزی پڑھو!!

میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ
وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں قرآن کریم کا
مزا نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے جو ضروری
ہے مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو
سیکھنے کی کوشش کریں۔ آجکل تو آسان آسان
طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں مگر قرآن
شریف کا پڑھنا جب کہ ہر مسلمان کا فرض ہے
پھر اس کے کیا معنے ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی
کوشش بھی نہ کی جاوے۔ اور ساری عمر انگریزی
اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھو دی
جاوے۔

مگر

یہ بات بھی یاد رکھو کہ چونکہ اسوقت گورنمنٹ نے
ایک قومی گورنمنٹ کی صورت اختیار کر لی ہے
اس لئے قومی گورنمنٹ کی زبان بھی ایک
قومیت کا رنگ رکھتی ہے پس ضروری ہوا کہ
اپنے مطالب اغراض کو حکام کے پورے
طور پر ذہن نشین کرنے کے لئے انگریزی پڑھو
تاکہ تم گورنمنٹ کو فایدہ اور مدد پہونچا سکو۔

(۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء بعد مغرب یہ پہلے عام طور پر مختلف
زبانوں کے تذکرے پر فرمایا (ایڈیٹر)

فونوگراف کیا ہے؟ گویا مطبع ناطق ہے

(۱۲ اپریل ۱۸۹۹ء)

کوئی تکلیف نہیں پہونچی جب تک آسمان پر نفرتی
نہ ہو اگرچہ تکالیف تو پیغمبروں کو بھی پہونچتی ہیں
مگر وہ رنگ رنگ محبت کے ہوتی ہیں اور انکی ایک

قسم کی تعلیم مخفی ہوتی ہے جو اُن مشکلات میں انبیاء علیہم السلام کا پاک گروہ اپنے طرزِ عمل اور چال چلن سے دیتا ہے۔

اور بعض لوگوں پر دکھ کی مار ہوتی ہے اور وہ اُن کی اپنی ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے **فمن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ** اس لیے آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے کہ ایسا نہ ہو بداعمالیاں حد سے گذر جاویں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کے ساتھ نگاہ کرتا ہے تو عام طور پر دلوں میں اُس کی محبت کا القا کر دیتا ہے لیکن جس وقت انسان کا فسق حد سے گذر جاتا ہے اُس وقت آسمان پر اُس کی مخالفت کا ارادہ ہوتے ہی اللہ تعالےٰ کے منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں مگر جونہی توبہ و استغفار کے ساتھ خدا کی آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ اُس کی محبت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو دیا جاتا ہے۔ غرض توبہ و استغفار کا ایسا مجرب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا۔ (۵ اپریل [illegible])

ضروری یادداشت

حضرت اقدس کے کلمات طیبات کے جمع کرنے اور لکھنے میں یوں تو بڑا بھاری التزام کیا جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے اردو زبان میں کوئی طریق مختصر نویسی کا نہ ہونے کی وجہ سے اکثر الفاظ رہ جاتے ہیں اس لئے ہم رفع مغالطہ کی خاطر اس امر کو بتلا دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ جو الفاظ کلمات طیبات کے عنوان کے تحت میں لکھے جاتے ہیں وہ عموماً حضرت اقدس کے مونھ کی باتیں ہوتی ہیں۔ جنہیں بہت ہی کم عند الضرورت **کاٹ کے** وغیرہ کی کمی بیشی ہی کی جاتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ مطلب کو اپنے الفاظ میں بیان کر دیا جاتا ہے اسی صورت میں حضرت اقدس کے کلام کا **خلاصہ** یا **حاصل المطلب** وغیرہ کوئی لفظ لکھ دیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

مژدہ راحت فزا

حضرت اقدس کے کلمات طیبات میں سے پہلا نمبر چھپ کر ہمارے ناظرین تک پہونچ چکا ہے۔ اور اُسکی صرف معدودے چند کاپیاں دفتر میں باقی ہیں۔ عنقریب دوسرا ایڈیشن طبع ہونا شروع ہوگا۔

چونکہ ہماری دلی آرزو اور تمنا یہی ہے کہ حضرت اقدس کے ملفوظات و مکتوبات کی بکثرت اشاعت ہو اور جہاں تک ممکن ہو ایسے مضامین اور تحریریں جمع کیجائیں جو یا تو آجتک طبع ہی نہیں ہوئی ہیں یا ایسے وقت میں طبع ہوئی ہیں کہ آج اُن کا بہم پہونچانا ہی مشکل ہو رہا ہے بہرحال ہم اس کوشش اور تلاش میں ہیں کہ حضرت اقدس کے بہت پرانے مضامین جو [illegible] وغیرہ میں چھپے تھے اُن کو بہم پہونچایا جاوے ہم اپنے بھائی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے از حد مشکور ہیں کہ اُنہوں نے اس سلسلہ میں بہت مدد دی ہے چنانچہ آجکل ایک نیا رسالہ اُس سلسلہ کلمات طیبات امام الزمان کے دوسرے نمبر میں ہم طبع کر رہے ہیں اور انشاء اللہ آخر مئی تک چھپ کر اُسے مشتہر کیا جاوے گا۔ اس رسالہ میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں چونکہ مالی مشکلات اجازت نہیں دے سکتیں کہ اُسکو کثیر التعداد چھپوایا جاوے اس لئے سردست [illegible] کاپی چھپوائی جاتی ہے۔ ہمارے احباب اُسکی خریداری سے ہماری ہمت اور حوصلہ بڑھائیں۔

فہرست مضامین

(۱) ابطال تناسخ و مقابلہ وید و قرآن۔

(۲) مسئلہ الہام پر حضرت اقدس کی سیتا نند اگنی ہوتری بانی دیو دھرم سے خط و کتابت۔

(۳) مرزا غلام احمد رئیس قادیان و آریہ سماج۔

(۴) خدا تعالیٰ کے خالق ہونے پر دلائل بجواب باوا نرائن سنگھ وکیل امرتسر۔

(۵) مضمون مندرجہ اخبار عام مطبوعہ [illegible]

فی الحال یہ مضامین ہیں اللہ تعالیٰ چاہیگا تو اپنے اپنے وقت پر اور مضامین کے جمع کرنے کی توفیق بھی رفیق حال کر دے گا۔ وما توفیقی الا باللہ

ضرورت ہے

ہم کو مندرجہ ذیل رسائل کی ضرورت ہے کوئی صاحب پتہ لگا کر اطلاع دیں قیمت کا فیصلہ خط و کتابت سے طے ہو جاوے گا۔

برادر ہند لاہور } مولفہ پنڈت شو نرائن اگنی ہوتری جلد چہارم نمبر ۹ لغایت نمبر [illegible]

مسیح ہندوستان میں } انگریزی کتاب جو بڑی تحقیق و تدقیق سے لکھی جا رہی ہے [illegible]

یہ کتاب پہلے ہی چھپ کر انگریزی میں ساتھ ہی ساتھ ترجمہ ہو رہا ہے جو ہمارے محترم بھائی محمد علی صاحب ایم اے لاہور میں کر رہے ہیں اس کتاب کی اشاعت پر عیسائی دنیا میں کیا اثر ہوگا وہ اس سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ عیسائی دین کی بنیاد صرف مسیح کے صلیب پر جان دینے پر ہے لیکن اگر یہ مسئلہ [illegible] ثابت ہو جاوے کہ اُنہوں نے صلیب پر جان نہیں دی بلکہ وہ اپنی طبعی موت سے ہندوستان [illegible] اگر [illegible] حضرت [illegible] یوز آسف یا عیسیٰ صاحب کے نام سے [illegible]

مشاہیرِ اسلام کی سوانح عمریاں

سعید بن جبیر کا حال

اعلام تابعین میں سے تھے۔ رنگ کے سانولے۔ علم حضرت عبداللہ بن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے پڑھا تھا۔ ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حدیث بیان کرو عرض کی۔ آپ کی موجودگی میں۔ فرمایا۔ کیا ڈر ہے۔ میری موجودگی میں اگر تو ٹھیک بیان لے گا تب تو بہتر۔ ورنہ میں غلطی کو درست کردونگا۔ انہوں نے قرارت بھی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سیکھی تھی اور تفسیر بھی اُن سے ہی سُنی تھی۔ اور روایت بھی زیادہ تر اُنہیں سے کرتے ہیں۔ قراۃ کی روایت ان سے منہال بن عمرو اور ابو عمر بن علار کرتے ہیں۔ وفار بن رباس کہتے ہیں سعید نے رمضان میں مجھے کہا کہ تو میرا قرآن سُن پھر وہاں سے قرآن مجید ختم کرکے ہی اُٹھے۔ سعید کا قول ہے کہ بیٹے حرم کے اندر ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا ہے۔ اسمٰعیل بن عبدالملک کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر امام ہوتے ایک رات تو قراۃ ابن مسعود پر پڑھتے۔ ایک رات قراۃ زید بن ثابت پر۔ ایک رات کسی صحابی کی قراۃ پر اور ایک رات کسی صحابی کی قراۃ پر۔ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے اُنسے کہا کہ میرے لئے قرآن مجید کی تفسیر لکھدیجئے۔ کہا اگر میرے بدن کی ایک شق ماری جائے تو وہ مجھے گوارا ہے بجائے اس کے کہ تفسیر لکھوں خصیف کا قول ہے کہ تابعین میں سے مسائل طلاق تو سعید بن مسیب خوب جانتے تھے۔ اور حج کو عطاء اور حرام وحلال کو طاؤس۔ اور تفسیر کو مجاہد۔ اور ان سب میں جامع تر ابن جبیر تھے۔ محمد بن حبیب کہتے ہیں کہ ابن جبیر اصبہان میں آئے لوگ حدیث پوچھتے تھے مگر یہ کچھ نہ سناتے تھے۔ پھر کوفہ میں آئے اور یہاں حدیث بیان کی۔ لوگوں نے پوچھا کہ اصبہان میں حدیث نہ سنانے کی کیا وجہ تھی۔ فرمایا۔ جوہر شناس کے سامنے ہی جوہر دکھلانا چاہیئے۔

کہتے ہیں کہ جب عبدالرحمٰن بن محمد نے عبدالملک بن مروان پر خروج کیا ہے تو ابن جبیر اُس کے ساتھیوں میں تھے جب عبدالرحمٰن قتل ہوگیا تو یہ بھاگ کر مکہ میں آگئے۔ یہاں خالد بن عبداللہ القسری والی مکہ تھا اُس نے انکو گرفتار کرکے حجاج کے پاس بھیجدیا حجاج نے کہا تیرا نام کیا ہے۔ کہا سعید بن جبیر۔ کہا نہیں۔ شقی بن کسیر۔ فرمایا میری ماں میرے نام کو تیری نسبت بہتر جانتی تھی (مطلب یہ کہ ماں نے سعید ہی نام رکھا ہے) حجاج بولا۔ تیری ماں اور تو دونوں شقی ہو۔ فرمایا غیب کی عالم اور ہی ذات ہے۔ تو نہیں۔ حجاج بولا۔ دیکھ دنیا میں سے نکال کر میں تجھے اب بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالتا ہوں۔ فرمایا اگر میں یقیناً سمجھ لوں کہ تجھے اتنی قدرت ہے تو میں تجھے اپنا معبود ہی بنالوں۔ حجاج بولا تو محمد کے بارہ میں کیا کہتا ہے۔ فرمایا آپ نبی الرحمتہ اور امام الہدیٰ ہیں بولا تو علی کے بارہ میں کیا کہتا ہے۔ وہ بہشت میں ہے یا دوزخ میں۔ فرمایا مجھے بہشت یا دوزخ یا دوزخ میں جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ کہ وہاں والوں کو پہچان لیتا۔ حجاج نے کہا تو خلفار کے بارہ میں کیا کہتا ہے۔ فرمایا میں اُنکا وکیل نہیں ہوں۔ بولا تجھے خلفار میں سے کون زیادہ پسند ہے۔ فرمایا جو مالک کی رضا کا زیادہ خواستگار تھا پوچھا ایسا کون تھا؟ فرمایا یہ تو وہ بتا سکتا ہے جس کو انکے باطن وظاہر کا علم ہو۔ پوچھا تو میری تصدیق کو پسند کرتا ہے۔ فرمایا اگر میں پسند کرتا تو تجھے نہ جھٹلاتا۔ پوچھا کمبخت! تو ہنستا کیوں نہیں؟ فرمایا جو مٹی سے بنا ہے وہ کیونکر ہنس سکتا ہے کیونکہ مٹی کو آگ نے کھالینا ہے۔ پھر حجاج نے حکم دیا کہ یاقوت وزبرجد اور موتی اس کے سامنے لاکر رکھیں۔ فرمایا اگر انکو اس لئے جمع کیا ہے کہ عذاب قیامت سے تجھے نجات دلائیں۔ تب تو خوب ہے۔ ورنہ یاد رکھ لے کہ قیامت کے دن ایک ہی چیخ ہوگی کہ دودھ پلانے والیاں اپنے شیر دادہ بچوں کو بھول جائیں گی اور دنیا میں کسی چیز کے جمع کرنے میں بھی خیر نہیں۔ بجز اس کے جو طیب وپاکیزہ ہو۔ (پہنچے گل) پھر حجاج نے بنسری اور ستار بجانے کا حکم دیا۔ ابن جبیر انکی آواز سُنکر رونے لگے۔ حجاج بولا روتا کیوں ہے یہ تو فرحت کا سامان ہے فرمایا نہیں۔ اندوہ کا ذریعہ ہے۔ بنسری کی آواز سُنکر تو مجھے نفخ صور یاد آگیا۔ اور ستار وہ ہے جسکی لکڑی غیر حق میں صرف ہوئی ہے۔ یہی اسکی تاریں۔ وہ قیامت کو تیرے ساتھ ہونگی۔ حجاج بولا سعید تجھے ہلاکت نصیب ہو۔ فرمایا جو دوزخ سے بچگیا اُسکو ہلاکت نہ آئیگی۔ حجاج بولا اچھا تو پسند کرلے کہ تجھے کس طریق سے قتل کروں فرمایا بخدا۔ جس طریق سے تو مجھے یہاں قتل کرے گا اسیطرح آخرت میں خدا تجھکو قتل کرے گا۔ حجاج نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ تجھے معاف کردیا جائے۔ فرمایا اگر عفو ہے تو اللہ کی طرف سے ہے مگر تیرے لئے برارت وعذر کچھ باقی نہیں۔ حجاج بولا۔ لے جاؤ قتل کرڈالو جب یہ سامنے سے باہر نکلے تو ہنس پڑے لوگوں نے حجاج کو اطلاع دی۔ کہا پھر لوٹا کر لاؤ۔ پوچھا ہنسا کیوں؟ فرمایا میں نے تعجب کیا کہ تو اللہ کے سامنے کیسا دلیر ہے اور تعجب کیا کہ اللہ تعالیٰ تیرے حق میں کیسا حلیم ہے کہا اچھا چمڑے پر ڈالکر قتل کردو۔ سعید نے قبلہ رُخ ہوکر کہا۔ وجہت وجھی الذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ حجاج نے کہا اس کا رُخ قبلہ کیطرف سے پھیر دو۔ فرمایا فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ حجاج نے کہا اچھا اسکی پیشانی زمین پر رکھدو کہا منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم (الی الآیتہ) حجاج نے کہا اچھا اسکو ذبح کردو۔ یعنے حلق کی طرف سے چھری پھیردو۔ فرمایا میں تجھے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ کو گواہ بناتا ہوں۔ اس شہادت کو اپنے پاس رکھنا۔ قیامت کو تجھے ادا کرنی ہوگی۔ اس کے بعد انہوں نے دعا کی خداوندا میرے بعد تو حجاج کو یہ تسلط نہ بخیو کہ کسیکو قتل کرسکتے۔ یہ ماہ شعبان ۹۵ھ ہجری کو ۴۹ برس کی عمر میں شہید کئے گئے۔ اور حجاج ماہ رمضان اسی سال مرگیا۔ اور انکے بعد کسیکو قتل نہ کرسکا۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ جب حجاج نے ابن جبیر کو قتل کرکیا ہے اُسوقت روئے زمین پر کوئی ایسا نہ تھا جو انکے علم کا محتاج نہ تھا جب حسن بصری نے سنا کہ حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کردیا ہے تو دعا کی کہ خداوندا اس فاسق ثقیف کو سنبھال پھر کہا بخدا! اگر مشرق ومغرب کے کل باشندے بھی ابن جبیر کے قتل میں شریک ہوتے تو اللہ تعالیٰ سبکو ہی دوزخ میں گراتا۔ م